مواعظ الجمعہ

جوانی کی عبادت

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرشید ہمایوں المدنی

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة

لتحقيق الكتب و الطباعة و النشر

IDARA E AHLE SUNNAT ادارہ اہلسنت

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

جوانی کی عبادت

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرشید ہمایوں المدنی

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

جوانی کی عبادت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

مقصدِ تخلیق

برادرانِ اسلام! نوجوانی عزم وقوت اور نوخیزی کا دوسرا نام ہے، لہٰذا ہر نوجوان کو چاہیے کہ اپنی نفسانی خواہشات کی جولانیوں کو تھامے رکھے، اور ضبط سے کام لے، اپنے نفس کی خواہشات کو خیر وبھلائی کے اُمور کی طرف متوجّہ رکھے، عبادت وریاضت اور فکرِ آخرت سے متعلق اپنی زندگی کے کچھ اہداف مقرّر کرے، اور پھر ان اہداف تک رسائی کے لیے جستجو کرتا رہے۔ جس کی زندگی ان اہداف سے خالی ہے، اُسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ ایک بے مقصد زندگی جی رہا ہے؛ حالانکہ خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ نے ایک خاص مقصد کے لیے ہمیں اس دنیا میں بھیجا ہے، لہٰذا دن ہویا

رات، ہمیں اپنے مقصدِ تخلیق کو ہرگز نہیں بھولنا چاہیے، اللہ ربّ العالمین ہماری زندگی کا مقصد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾(۱) "میں نے جن اور آدمی اسی لیے بنائے؛ کہ میری بندگی کریں!"۔

ایک اَور مقام پر اللہ رب العزّت ارشاد فرماتا ہے، ان لوگوں کو جگانے کے لیے، جو دنیا کی رنگینیوں میں کھوکر، اپنے مقصدِ تخلیق کو بھول کر، خوابِ غفلت میں ہیں: ﴿وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾(۲) "یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود، اور یقیناً آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے، کیا ہی اچھا تھا اگر جانتے!"۔

اسی طرح بھولے بھٹکے مسلمانوں کو گناہوں بھری زندگی چھوڑکر، زہد وتقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾(۳) "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے!، اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان!"۔

---

(۱) پ۲۷، الذاريات: ٥٦.

(۲) پ ۲۱، العنكبوت: ٦٤.

(۳) پ ٤، آل عمران: ۱۰۲.

عزیزانِ محترم! جو شخص اپنی جوانی کو سنبھالنے، اور اسے زہد وتقویٰ کی لگام دینے میں کامیاب ہوگیا، گویا اُس نے اپنی پوری زندگی کی کمائی محفوظ کرلی، اس کے برعکس جو شخص جوانی کو بے لگام چھوڑتا ہے، ایّامِ زندگی گناہ وغفلت میں گزار دیتا ہے، وہ ناکام ونامراد ہے، اگرچہ وہ بظاہر کتنا ہی کامیاب کیوں نہ نظر آتا ہو، ایسے شخص کو ایّامِ شباب گزر جانے پر ندامت وکفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ نہیں حاصل ہوتا، مگر اُس وقت یہ ندامت اسے کوئی فائدہ نہ دے گی۔

حضراتِ گرامی قدر! بلوغت سے لے کر چالیس ۴۰ سال کی عمر تک، شباب وجوانی کا زمانہ کہلاتا ہے، ایک انسان کی زندگی کا یہ قیمتی ترین وقت ہے، لہٰذا اسے کسی صورت ضائع نہیں کرنا چاہیے، اور ایک مسلمان نوجوان کو، اسے بڑھاپے سے پہلے غنیمت جانتے ہوئے، علمِ نافع، عملِ صالح اور رضائے الٰہی جیسے اہداف کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے؛ کیونکہ اسی میں کامیابی اور سُرخ رُوئی ہے، بصورتِ دیگر ناکامی مقدّر ٹھہرے گی، رَحمتِ دوعالم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے: «اغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ: (١) شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، (٢) وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، (٣) وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، (٤) وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، (٥) وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ»[1] "پانچ ۵ چیزوں کو پانچ ۵ سے پہلے غنیمت جانو: (ا) جوانی کو بڑھاپے سے

(١) "شعب الإيمان" باب في الزهد وقصر الأمل، ر: ١٠٢٤٨، ٧/ ٣٣١٩.

پہلے، (۲) صحّت کو بیماری سے پہلے، (۳) مالداری کو فقیری سے پہلے، (۴) فرصت کو مصروفیت سے پہلے، (۵) اور زندگی کو موت سے پہلے"۔

میرے محترم بھائیو! آج موقع ہے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کا، جب بڑھاپا آئے گا، تو پھر کہو گے کہ کاش جوانی اور صحت و تندرستی ہوتی، تو سینکڑوں نوافل پڑھتا، قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا، تہجد پڑھتا، پانچوں وقت با جماعت نماز مسجد میں ادا کرتا، روزہ، جہاد وغیرہ سارے نیک اعمال کرتا، لیکن اُس وقت یہ آرزو، صرف آرزو ہی رہے گی، اور ہم اپنے پل پل کا حساب وکتاب دینے کے لیے اگلے جہان کی طرف بڑھ رہے ہوں گے!!۔

اس بارے میں مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «لا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يوم الْقِيَامَةِ حتّى يُسْأَلَ عن أَرْبَعِ خِصَالٍ: (١) عن عُمُرِه فِيمَا أَفْنَاهُ، (٢) وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلاهُ، (٣) وَعَنْ مَالِهِ مِن أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ، (٤) وَعَنْ علمِهِ مَاذَا عَمِلَ فيه»[1] "روزِ قیامت آدمی اُس وقت تک اپنی جگہ سے قدم نہیں ہٹا سکے گا، جب تک چار ۴ سوالوں کے جواب نہ دے دے: (ا) عمر کس کام میں گزاری؟ (۲) جوانی کیسے گزاری؟ (۳) مال کہاں سے کمایا اور کیسے خرچ کیا؟ (۴) اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا؟"۔

---

(١) "المعجم الكبير" معاذ بن جبل الأنصاري، ر: ١١١، ٢٠/ ٦١.

لہٰذا فکرِ آخرت پر مبنی اس فرمانِ رسول ﷺ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، ہر بندۂ مؤمن کو چاہیے کہ وہ نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچتا رہے، عِفّت، عصمت اور پاکدامنی کے حصول کے ذرائع اختیار کرتا رہے، بدنگاہی، فُحش اَعمال وکلام، جُھوٹ، غیبت، چغلی، حرام ومشتبہ چیزوں، فلموں، ڈراموں، گانے باجوں، بے پردگی وغیرہ وغیرہ گناہوں سے بچ کر، اَحکامِ شریعت، فرائض واَعمالِ صالحہ وغیرہ کی بجاآوری میں خُوب کوشش کرے، نیک دوستوں کی صحبت اختیار کرے؛ کہ صالحین کی صحبت ونصیحت سے پارسائی، تقویٰ اور پرہیزگاری نصیب ہوتی ہے۔

اچھے دوستوں کا انتخاب اور اُس کی اہمیت

حضراتِ ذی وقار! عام مشاہدہ ہے کہ انسان نیک لوگوں کے پاس بیٹھتا ہے، تو اچھی صحبت وباتیں رُوح میں تازگی، اور دل میں سرشاری پیدا کرتی ہیں، باہم اُلفت ومحبت بڑھتی ہے۔ دوستوں کی صحبت ایک ایسی چیز ہے، کہ اس سے انسان سنورتا بھی ہے اور بگڑتا بھی ہے، اچھی صحبت اختیار کرنے والا اچھا، اور بُری صحبت میں بیٹھنے والا بُرا ہوجاتا ہے۔ نیک لوگوں کی دوستی بندے کو نیکیوں کی طرف مائل کرتی ہے، جبکہ بُرے لوگوں کی صحبت بُرائی کی طرف لے جاتی ہے، لیکن دینِ اسلام ہمیں روزِ اوّل ہی سے دوستی کا صحیح تصوّر عطا فرماتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَآاَيُّهَا

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ﴾[1] "اے ایمان والو! اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو"۔

لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو، ہمیشہ سچے اور نیک لوگوں کے ساتھ رہنا ہے، اچھا دوست وہ ہے جو نیکی وبھلائی کی تلقین کرتا رہے، اور بُرائی وناپسندیدہ باتوں سے روکتا رہے، سرکارِ ابدِ قرار ﷺ نے فرمایا: «مَثَلُ الجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَمَثَلُ جَلِيْسِ السُّوْءِ، كَحَامِلِ المِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ، فَحَامِلُ المِسْكِ إِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحاً طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيْرِ، إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحاً خَبِيْثَةً»[2] "اچھے اور بُرے دوست کی مثال، مُشک اُٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے؛ کہ مُشک اُٹھانے والے سے یا توتم کچھ خریدوگے، یاتم اُس کی صحبت سے اچھی خوشبو پاؤگے، جبکہ بھٹی دھونکنے والا یا توتمہارے کپڑے جلادے گا، یاتم اُس کی صحبت سے بدبو پاؤگے"۔

اچھی صحبت اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے، رَحمتِ کونین ﷺ نے فرمایا: «لَا تَصْحَبْ إِلَّا مُؤْمِناً»[3] "دوستی صرف مؤمن مسلمان ہی سے کیا

---

(١) پ١١، التوبة: ١١٩.

(٢) "صحيح ابن حبّان" كتاب البرّ والإحسان، ر: ٥٦٢، صـ١٤٧.

(٣) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي سعيد الخدري، ر: ١١٣٣٧، ٤/ ٧٧.

کرو"؛کیونکہ اچھوں کی صحبت اچھے کام پر اُبھارتی ہے،اس کے برعکس بُرے کی سنگت بُرائی کی راہ دِکھاتی ہے، اعمالِ صالحہ سے غافل کرتی ہے، لہذا ہم میں سے ہر ایک پر لازم وضروری ہے، کہ اچھے دوست وہمنشین کا انتخاب کرے، اچھادوست وہ ہے جو نیک راہ پر گامزن کرتا ہے، تمام مُعاملات میں ہماری بھلائی چاہتا ہے، آقائے دو جہاں ﷺ نے اچھی دوستی کی اَہمیت اُجاگر کرتے ہوئے فرمایا: «خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ»[1] "اللہ تعالی کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے، جو اپنے دوست وہمنشیں کے لیے اچھا ہے"، اچھی ہمنشینی انسان کی دنیا وآخرت کو سنوارتی ہے، نیز اللہ ورسول اور صالحین کی محبت بھی پیدا کرتی ہے۔

بُری صحبت کا اثر

عزیزانِ محترم! جہاں اچھی صحبت کے اچھے اثرات مرتّب ہوتے ہیں، وہیں بُری صحبت وہمنشینی انسان پر بُرا اثر بھی ڈالتی ہے، بُرے لوگوں کی ہمنشینی بندے کو اللہ ورسول کا باغی بنا دیتی ہے، فرائض، واجبات اور سنن ونوافل میں کوتاہی وسُستی اور گناہوں پر جرأت دِلاتی ہے، حُدود اللہ کی پامالی پر اُبھارتی ہے، بُرے اَخلاق کا خوگر بناتی ہے، بُری صحبت قطعِ رِحمی، والدین کی نافرمانی، حقوق العباد میں کوتاہی، غرور وتکبر، ظلم وجبر وغیرہ گناہوں کا عادی بناتی ہے، بُری صحبت شیطان کو پسند ہے، اس کے باعث

---

(١) "سنن الترمذي" باب ما جاء في حقّ الجوار، ر: ١٩٤٤، صـ٤٥٢.

انسان کی دنیا وآخرت دونوں خراب ہوجاتی ہیں، جو شیطان کو خوش کرنے والے کام کرتا ہے، شیطان اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ بُروں کی ہمنشینی بہت ہی بُری ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا﴾[1] "جس کا ساتھی شیطان ہوا، تو وہ کتنا بُرا ہمنشین ہے!"۔

بُری صحبت وبُری دوستی کے اثرات بُرے ہوتے ہیں، اَیسی دوستی فوراً سے پیشتر ترک کردینی چاہیے، حضرت سیّدنا مالک بن دینار علیہ الرحمۃ نے اپنے داماد مغیرہ بن شُعبہ سے فرمایا: "اے مغیرہ! جس بھائی یا دوست کی ہمنشینی سے کوئی دینی فائدہ نہ ہو، تو سلامتی اِسی میں ہے کہ اُسے تَرک کردو"[2]۔ تو معلوم ہوا کہ بُری صحبت اثر کرتی ہے، اور دونوں جہاں میں نقصان وخُسران کا باعث بھی بنتی ہے، ہم میں سے ہر ایک کو اس سے اجتناب کرنا لازم وضروری ہے۔

خود احتسابی کا عمل

میرے عزیز دوستو اور نوجوانو! جوانی جنون وپاگل پن سے تعبیر کی جاتی ہے، بہت تھوڑے لوگ ایسے ہیں جنہیں اپنے حقیقی نفع ونقصان کا شعور رہتا ہے، ورنہ اکثر لوگ جوانی کی مستی میں اپنی زندگی کے قیمتی وانمول لمحات کو نہایت ادنیٰ وفضول کاموں میں ضائع کررہے ہیں، اور یہ حقیقت ہے کہ انسان جتنا جوانی میں برباد

---

(۱) پ۵، النساء: ۳۸.

(۲) "کشف المحجوب" [مترجم]، بیسواں باب صحبت، ص۴۶۵، ۴۶۶ بتصرّف۔

ہوتا ہے، اُتنا بچپن اور بڑھاپے میں برباد نہیں ہوتا، حضور نبیٔ رَحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الشَّبَابَ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُونِ»[1] "جوانی جنون کی ایک قسم ہے"۔

عموماً انسان جوانی ہی میں بہتر طور پر کچھ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، دین اور قوم وملّت کی ترقی کے لیے جتنا جوانی میں بھاگ دوڑ کر سکتا ہے، بچپن اور بڑھاپے میں نہیں کر سکتا؛ لہٰذا ہم بھی اس وقت کو غنیمت جانیں، اور روزِ حساب سے قبل ہی اپنا اپنا احتساب ضرور کریں۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: «حَاسِبُوْا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوْا»[2] "اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے، خود اپنا حساب کرلو!"۔

حضراتِ گرامی قدر! خود احتسابی کے اس عمل میں ہر شخص اس بات پر غور کرے، کہ آج میں نے جتنے بھی امور انجام دیے، اُن میں نیّت کیا تھی، دکھلاوا دنیاداری تھی؟، یا مقصد اللہ ورسول کو راضی کرنا تھا؟ اگر مقصد دکھلاوا اور ریاکاری ہے تو اُس کے لیے بربادی ہے، وہ ناکام ہے، اور اگر مقصد رضائے الٰہی، خدمتِ دین اور تحفظِ اسلام ہے، تو اُس کے لیے کامیابی وکامرانی ہے؛ لہٰذا ہمیں آج ہی سے اپنی جانچ پڑتال کرکے، اپنے اعمال درست کر لینے چاہییں، اور زندگی کے قیمتی وانمول لمحات دینِ اسلام اور ملک وقوم

---

(١) "مسند الشهاب" ر: ١١٦، ١/ ١٠٠

(٢) "سنن الترمذي" أبواب صفة القيامة، ر: ٢٤٥٩، صـ٥٦٠.

کی خدمت میں صرف کرنے ہیں!، یقین جانیے! اگر ہم نے ایسا کرلیا تو کثیر رحمتیں، برکتیں اور اجر و ثواب کی دولت ہمارا مقدر ہوگی، بصورتِ دیگر ہمارا اشمار شیطان کے نقشِ قدم پر چلنے والوں میں ہوگا، خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہ اپنے کلامِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ﴾[1] "اے ایمان والو! شیطان کے قدموں پر نہ چلو، اور جو شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور بُری ہی بات بتائے گا!"۔

لہٰذا شیطان کی باتوں میں ہرگز نہ آئیں؛ کیونکہ وہ ہمارا اَزَلی دشمن ہے، وہ ہمیں گمراہ کرنے کی پوری کوشش کرے گا، طرح طرح کے فتنوں میں ڈالے گا، اور ہم سے گناہ کروانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے گا؛ کیونکہ شیطان اپنے ماننے والوں کو نیکی اور ہدایت کی دعوت نہیں دیتا، بلکہ وہ تو ہمیشہ اپنے ماننے والوں کو بے حیائی اور بدکاری کی تلقین کرتا ہے، اور بُرے کاموں کو اس حسین انداز سے پیش کرتا ہے، کہ اُن کے برے نتائج نگاہوں سے اوجھل ہو کر رہ جاتے ہیں، انسان یہی سمجھنے لگتا ہے کہ ساری مسرّتیں، ساری عزّتیں اِنہی بُرے کاموں میں سمٹ آئی ہیں، شیطان کے اُکسانے سے وہ ایسے ایسے گناہ، اور حیاسوز حرکتیں کرتا ہے کہ دیکھنے والے حیران و شرمندہ رہ جاتے ہیں۔

---

(۱) پ۱۸، النور: ۲۱.

میرے عزیز دوستو! ہمارے اَسلافِ کرام تو ادنی سی بُرائی سے بھی بہت دور بھاگا کرتے، حضرت سیّدنا نافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، کہ حضرت سیّدنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے گانے کی آواز سنی، تو اپنی انگلیاں کانوں میں ڈالتے ہوئے اس جگہ سے دور ہٹ گئے، اور دور جاکر مجھ سے فرمایا: «يَا نَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَيْئاً؟» "اے نافع! کیا تم کچھ سُن رہے ہو؟" عرض کیا: نہیں، تب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انگلیاں اپنے کانوں سے نکالیں اور فرمایا: «كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ مِثْلَ هَذَا، فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا»[1] "میں نبئ کریم ﷺ کے ساتھ تھا، توانہوں نے اسی کی مثل سُنا، تو ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا"، یقیناً جن جوانوں نے ایمان پر استقامت پائی، اُن کے لیے راہِ ہدایت کے دروازے کھلے رہتے ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى﴾[2] "وہ کچھ جوان تھے، کہ اپنے رب پر ایمان لائے، اور ہم نے اُن کو ہدایت بڑھائی"۔

اے میرے نوجوان دوستو! جوانی قوم وملّت کی زندگی اور حفاظت وبقا کی ضامن ہے، اور اسی سے ملک وقوم کی ترقّی اور اجتماعیت کا دوام ہے، لہٰذا اس کی بھرپور حفاظت کرنا، اور گناہوں سے بچنا ہم سب پر لازم وضروری ہے۔

---

(۱) "سنن أبي داود" باب كراهية الغناء والزمر، ر: ٤٩٢٤، صـ٦٩٤.

(۲) پ١٥، الكهف: ١٣.

جوانی میں عبادت کی فضیلت

حضراتِ محترم! اپنی جوانی کی حفاظت کرنے، اور اسے عبادت وریاضت میں گزارنے والے نوجوانوں کے لیے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے فرامین کے مطابق روزِ قیامت سایۂ رحمت کا وعدہ، اور فرشتوں جیسا مقام ہے، حدیث شریف میں ہے: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ» "سات۷ قسم کے لوگ ایسے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سایۂ رَحمت میں جگہ عطا فرمائے گا، جس دن اُس کے سایۂ رَحمت کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا"، انہی میں سے ایک سے متعلق فرمایا: «وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ»(١) "وہ جوان جس نے جوانی اپنے رب تعالیٰ کی عبادت میں گزاری"۔

اسی طرح ایک اَور حدیث شریف میں ہے: «وَلِلشَّابِّ التَّارِكِ لِحُرُمَاتِ اللهِ الْعَامِلِ بِطَاعَةِ اللهِ، كُلُّ أَجْرِ سَبْعِينَ صِدِّيقاً»(٢) "اللہ عزّوجلّ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے، اور اس کے احکام پر عمل کرنے والے نوجوان کے لیے، ستّر۷۰ صدیقین کے برابر ثواب ہے!"۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأذان، ر: ٦٦٠، صـ١٠٧.

(٢) "الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك" ر: ٢٢٩، صـ٧٨.

فکرِ آخرت اور آج کا نوجوان

عزیزانِ محترم! یہ دنیا چند روزہ ہے، اسکی تمام آسائشیں، آرائشیں اور لذّتیں فانی ہیں، لیکن آج کا نوجوان اِن ہی پر فریفتہ ہو کر، رب تعالی کی ناراضگی کے کاموں میں مصروف ہے، یہ انتہاء درجے کی نادانی ہے، ہمارا ہر سانس جَوہرِ انمول ہے، حتّی کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس کا مقابلہ ایک سانس جیسی نعمت سے بھی نہیں کیا جاسکتا۔ شیطان انسان کو لمبی اُمیدوں میں ڈال کر، گناہوں میں مبتلا کر کے، توبہ واستغفار سے غافل کر دیتا ہے، مگر ہر مسلمان جانتا ہے، کہ بلا چُون وچرا اَحکامِ الٰہی اور ارشاداتِ نبوی ﷺ کی تعمیل کے لیے جُھک جانے، ایمان پر ثابت قدم رہنے، توبہ واستغفار کرتے رہنے والوں کا خاتمہ بالخیر اور ایمان پر ہوتا ہے، دونوں جہاں کی کامیابی وکامرانی اُن کا مقدّر ہوتی ہے، خالقِ کائنات جَلّ جلالہٗ نے فرمایا: ﴿وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! سب مل کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو؛ تاکہ تم فلاح (کامیابی) پاؤ!"۔

اے میرے نوجوانو! انسان سے غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں، مگر اچھا انسان وہ ہے جو فوراً ہی رب تعالی کی بارگاہ میں جُھک جائے، گریہ وزاری کرے، مُعافی مانگ کر آئندہ گناہوں سے بچتا رہے، حضرت سیّدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفی

---

(١) پ١٨، النُّوْر: ٣١.

جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ»[1] "ہر آدمی خطا کار ہے، اور خطا کاروں میں بہتر وہ ہے جو گناہ کے بعد توبہ کرلیں" لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ ربِ تعالی کی طرف رجوع کرے، اپنی غلطیوں سے توبہ کرے، مُعافی مانگے، یقیناً اللہ فضل وکرم فرمانے والا ہے۔

توبہ کرنے والے لوگ اللہ تعالی کے پسندیدہ ومحبوب ہیں، خالقِ کائنات جَلّ جلالہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾[2] "اللہ بہت توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے، اور ستھرے لوگوں سے محبت فرماتا ہے"۔

اسی طرح سرکارِ ابد قرار ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحاً بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِيْنَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ، وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُه، فَأَيِسَ مِنْهَا، فَأَتَى شَجَرَةً، فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا، قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا، قَائِمَةً عِنْدَهُ»[3] "اگر کوئی شخص جنگل میں اپنی سواری پر ہو، اور وہ سواری اس سے گم ہوجائے، جس پر اُس کے کھانے پینے کا سامان ہو، پھر وہ تلاش کے بعد مایوس ہوکر ایک درخت کے سائے میں

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب صفة القيامة، ر: ٢٤٩٩، صـ٥٦٨.

(٢) پ٢، البقرة: ٢٢٢.

(٣) "صحيح مسلم" كتاب التوبة، ر: ٦٩٦٠، صـ١١٩١.

لیٹ جائے، اچانک وہ سواری اس کے پاس آکھڑی ہو، تو اسے جس قدر خوشی ہوگی، جب اللہ کا بندہ توبہ کرتا ہے، تو اللہ تعالی کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے"۔

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! توبہ سارے گناہوں کو مٹا دیتی ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهُ»[1] "گناہوں سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہے، جیسے اُس کا کوئی گناہ ہے ہی نہیں"۔

میرے نوجوان دوستو، بھائیو اور بزرگو! ہماری خوش قسمتی ہے کہ رمضان المبارک کا عظیم الشان، اور مقدّس مہینہ اپنی تمام تر رَحمتوں، برکتوں اور سعادتوں کے ساتھ ہمارے درمیان موجود ہے، اکثر دن گزر گئے ہیں اور کچھ ابھی باقی ہیں، اس مبارک مہینہ میں اللہ کریم کی رَحمت و مغفرت کا دریائے فضل وکرم خُوب جوش پر ہے، اس مبارک مہینے میں انسان خود بخود نیکیوں کی طرف راغب ہو جاتا ہے، اور قلب و جگر پر رُوحانیّت کی فضا چھائی رہتی ہے، اس ماہِ مبارک میں ہمیں اپنی اِصلاح کرنی ہیں، یہ سنہری موقع ہے، جو لوگ بالخصوص ہمارے نوجوان غفلت وسستی کا شکار ہیں، وہ اس مبارک ماہ کو غنیمت جانتے ہوئے، اپنے تمام گناہوں اور نافرمانی والی زندگی سے تَوبہ کرکے، اپنی عاقبت سنوار سکتے ہیں، لہٰذا ہر مسلمان ماہِ غفران کی مبارک ساعتوں سے فائدہ اُٹھائے، اور سچی تَوبہ کرکے اللہ ورسول کا پیارا بن جائے!۔

---

(١) "سنن ابن ماجه" كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ر: ٤٢٥٠، صـ٧٢٥.

دُعا

اے اللہ! ہمیں رمضان المبارک کے صدقے تمام گناہوں سے سچی تَوبہ کرنے، اس پر مستقیم رہنے، اور زیادہ سے زیادہ اعمالِ صالحہ کی بجاآوری کی توفیق مرحمت فرما، رمضان شریف کی خُوب خوب برکتیں نصیب فرما، ہمیں بُری صحبت سے بچ کر اچھی صحبت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما، نیک صحبت کے اثرات وفوائد نصیب فرما، اپنی زندگی شریعتِ مطہرہ کے احکام کے مطابق گزارنے کی سعادت عطا فرما، ہماری قوم کے جوانوں کو اپنی جوانی کی حفاظت و پاسبانی کرتے ہوئے، دین وملّت کی خوب سے خوب تر خدمت کرنے کا جذبہ عطا فرما، ہمیں اس ماہِ مبارک کے بقیہ روزے بھی رکھنے، نمازِ تراویح ادا کرنے، اور ذوق وشوق سے دیگر عبادات ونیک اعمال کرنے کی توفیق وہمت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوشی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیَرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص

سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.